پریس ریلیز

دودھ اور مال مویشی کے شعبے میں کمپنیوں کے یلغار پر عورت کسانوں کا احتجاج

10 نومبر، 2021

پاکستان کسان مزدور تحریک سے منسلک عورت کسانوں اور دیگر ممبران نے 10 نومبر، 2021 کو ساہیوال پریس کلب میں پریس کانفرنس منعقد کی، پی کے ایم ٹی ممبران نے یہ کانفرنس حکومت کی کھلے دودھ پر کارروائی، کھلے دودھ پر مکمل پابندی کے قانون، دودھ کی پیسچرائیزیشن کے قانون اور دودھ اور مال مویشی کے شعبے میں بڑھتی ہوئی آزاد تجارتی پالیسیوں اور ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کے قبضے کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے منعقد کیا۔

عورت کسانوں کا کہنا ہے کہ کھلے دودھ کو غیر محفوظ اور مضر صحت قرار دینے کے پیچھے دودھ کی وہ بین الاقوامی کمپنیاں ہیں جو دودھ کے شعبے پر قبضہ کرکے اپنا منافع بڑھانا چاہتی ہیں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر لوگ تازہ دودھ پسند کرتے ہیں جس کی بدولت کمپنیوں کے دودھ کی مانگ ابھی بھی کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمپنیاں کسانوں کو اس شعبے سے باہر نکالنے کے لیے نئے طریقہ کار اپنا رہی ہیں جیسے کہ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں سے کھلے دودھ کے خلاف پروپیگنڈہ کروانا۔عورتیں کھلے دودھ پر حملے کا ذمہ دار ڈبلیو ٹی او اور کوڈیکس کے نافذ کردہ بین الاقوامی غذائی معیارات کو ٹھہراتی ہیں۔عورت کسانوں کا کہنا ہے کہ ہم صدیوں سے خالص دودھ کی روایتی طریقے سے پیداوار کررہے ہیں۔ اب اس کھلے دودھ کے خلاف جو تشہیر کی جارہی ہے اس کے پیچھے کمپنیوں کے وہ مضموم ارادے ہیں جس سے دودھ اور مال مویشی پر مکمل قبضہ ممکن ہوسکے۔

عورت کسانوں نے درآمد کردہ مال مویشی کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے یہ کہا کہ حکومت اور نجی کمپنیوں کے ان اقدامات سے صرف بڑے امیر ترین کسانوں کو فائدہ ہے کیونکہ چھوٹے اور بے زمین کسان یورپی مال مویشی خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ خاص ونڈے، اعلاج معالجے کی رقم اور ان کے رہنے کے لیے شیڈز کی تعمیر کا بندوبست کرسکتے ہیں۔کمپنیاں مال مویشی کی موجودہ اعلی نسلوں کو برباد کرنے کے درپہ ہیں۔ بڑے پیمانے پر غیر ملکی مال مویشی اور جینیاتی مواد کی درآمد، افزائش نسل کے مصنوعی طریقوں کا استعمال اور چارے کے لیے ہائبرڈ اور جینیاتی بیجوں کو فروغ دیکر ڈیری فارمز قائم کیے جارہے ہیں اور چھوٹے اور بے زمین کسانوں کے روزگار کو یکسر ختم کیا جارہا ہے۔

کسان عورتوں نے مال مویشی کی پیداوار اور دیکھ بھال میں اپنے کلیدی کردار کو منواتے ہوئے زرعی معیشت اور روزگار کے لیے زمین اور مال مویشیوں کے پیچیدہ اور گہرے تعلق پر زور دیا۔عورتوں نے زمین کی منصفانہ اور مساویانہ بٹوارے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ چارے کے حصول اور مال مویشی کی پیداوار کو جاری رکھنے کے لیے زمین کی ملکیت کا مطالبہ کیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ دودھ، دودھ سے تیار کردہ دیگر مصنوعات اور گوبر کی تھاپیوں کی فروخت کے ذریعہ انہیں مستقل آمدنی حاصل ہوتی ہے جو کہ ان کے روزمرہ کے اخراجات کے لیے بہت ضروری ہے۔ تازہ دودھ کی فروخت پر پابندی اور کمپنیوں کے قبضہ کے نتیجہ میں اس شعبہ سے وابسطہ آبادیوں کے نہ صرف روزگار چھن جائیں گے بلکہ یہ ان کی صحت کے لیے بھی نقصاندہ ثابت ہوگا۔ تازہ دودھ تک رسائی اور اس سے حاصل کردہ مکھن، دہی، لسی اور گھی کے استعمال کے ذریعہ دیہی آبادیوں کو ایک حد تک تحفظ خوراک میسر ہے۔

عورتوں نے کہا کہ کسان مخالف اور کمپنیوں کے مفاد میں بنائے معیارات اور پالیسیوں کے نفاذ سے ان کی زندگی، روزگار اور خوراک کی خودمختاری کو خطرات لاحق ہیں۔ انہوں نے درج ذیل مطالبات پیش کیے:

- زمین کی منصفانہ اور مساویانہ بٹوارے کو ترجیح دیتے ہوئے بے زمین کسان عورتوں بشمول زرعی مزدور عورتوں میں زمین کی تقسیم کی جائے۔
- عورتوں کا زمین اور مال مویشی اور تمام پیداواری وسائل پر ملکیت اور اختیار کو یقینی بنایا جائے۔
- ڈبلیو ٹی او کے نافذ کردہ خوراک کی حفاظت کے بین الاقوامی معیارات اور ڈبلیو ٹی او کے تمام معاہدوں بشمول ذہنی ملکیت کے معاہدے کو مسترد کیا جائے جو کسانوں کی بیج کے وسائل پر قبضہ اور اب مال مویشیوں کی جینیاتی وسائل پر قبضہ کی راہ ہموار کرتا ہے۔
- روایتی مال مویشیوں کی نسلوں کا تحفظ جو مقامی موسم سے ہم آہنگ ہیں اور دیسی چارہ کے استعمال کے ذریعے اعلیٰ معیار کا دودھ دیتی ہیں۔
- حکومت کھیتی باڑی، دودھ اور مال مویشی شعبہ میں غیر ملکی سرمایہ کاری ختم کرے جو کہ بڑے مال مویشی فارمز اور مشینی کاروباری اداروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

جاری کردہ: پاکستان کسان مزدور تحریک

سیکریٹریٹ: اے ون، پہلی منزل، بلاک 2، گلشن اقبال، کراچی، فون: +92-21-34813320، https://pkmt.noblogs.org